THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اصلاح امت کا قرآنی تصور: شبلی کی شاعری میں قرآنی اثرات اور اقبال سے فکری اشتراکات کا تجزیاتی مطالعہ

THE QUR'ĀNIC CONCEPT OF REFORMATION OF THE UMMAH: AN ANALYTICAL STUDY OF QUR'ĀNIC INFLUENCES & INTELLECTUAL COMMONALITIES WITH IQBAL IN SHIBLI'S POETRY

Dr. Muhammad Tahir Akbar,
Assistant Prof. UCP Bahawalpur.
E-mail: 786tiens@gmail.com,
ORCID ID: https://orcid.org/my-orcid?orcid=0009-0008-2290-594X

- **Abstract:**

Allama Shibli Nomani was a renowned historian, critic, biographer, researcher and poet. He also played a prominent role in the construction and development of institutions like Aligarh, Nadwat-ul-Ulama and Madrasat-ul-Islah. His prominent students include Maulana Amin Ahsan Islah and Syed Suleman Nadvi. The article under consideration not only examines the Qur'ānic injunctions, teachings and allusions in the poetry of Allama Shibli Nomani, but also examines the commonalities of Shibli and Iqbal's thinking.

The following research method has been used in this research article. In order to examine the commonalities in the thoughts and thinking of Iqbal and Shibli, Iqbal's poetry and prose, as well as Shibli's poetry from Shar-e-Ajam and Kuliyat Shibli, and Shibli's prose from Seerat-ul-Nabi, Al-Ma'mun, Al-Faruq and Maulana Rum, have been examined. In addition, an analytical study of Shibli's poetry has been conducted to examine the Quranic injunctions, teachings and allusions in Shibli's poetry.

Quranic injunctions, allusions and influences are present everywhere in the poetry of both Allama Shibli Nomani and Allama Muhammad Iqbal. Quranic verses and Arabic compositions are used frequently in the poems of both poets. Both Allama Shibli Nomani and Allama Muhammad Iqbal tried to present Islamic teachings in the context of the modern era instead of imitating the West. Quranic injunctions, verses, allusions and Arabic compositions are found in abundance in Shibli's poetry. In Shibli's comprehensive works, the justice of Caliph Umar bin Abdul Aziz, the call to action, the equality of Islam, the events of the Farooqi Caliphate and the tolerance and forgiveness of the Messenger of Allah, the real reason for the descent of Islam, the migration of the Prophet, the highest example of selflessness and the kindness of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) to the poor are very clear in the poetry.

- **Keywords:**

Shibli, Iqbal, Poetry, Kulyat, Qur'ān, Kuliyat Shibli.

- **تمہید:**

علامہ شبلی نعمانی معروف مورخ، تنقید نگار، سیرت نگار، محقق اور شاعر تھے۔ آپ ایک مستند عالم دین ہونے کے ساتھ سر سید احمد خان کی سرپرستی میں علی گڑھ میں بطور استاد کام کرنے کا بھی وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ ندوۃ العلماء اور مدرسۃ الاصلاح جیسے اداروں کی تعمیر و ترقی میں بھی آپ کا نمایاں کردار تھا۔ آپ کے معروف شاگردوں میں مولانا امین احسن اصلاحی جنہوں نے تدبر القرآن تحریر کی اور سید سلیمان ندوی شامل ہیں۔ شبلی کی شاعری میں جابجا، قرآنی احکام، تلمیحات اور اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ جن کا جائزہ اس مضمون میں لیا گیا ہے نیز شبلی اور اقبال کے بہت سے مشترکات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

- **منہج تحقیق:**

زیر نظر مضمون میں اقبال اور شبلی کے علمی و فکری اشتراکات کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے نیز اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ شبلی کی شاعری میں کس قدر قرآنی تعلیمات، احکامات اور تلمیحات موجود ہیں۔ اس تجزیاتی مطالعہ کے لئے علامہ شبلی نعمانی کی تمام شاعری کے تجزیاتی مطالعہ کے بعد نتائج مرتب کئے گئے ہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

- **علامہ شبلی نعمانی کا مختصر تعارف:**

"مجموعہ نظم شبلی اردو مع سوانح عمری" میں مولانا عبد الحلیم شرر[1]؛ علامہ کا تعارف کچھ اس طرح کراتے ہیں کہ علامہ شبلی نعمانی ایک معروف تاریخ نگار، محقق، نقاد، فلسفی، شاعر اور سب سے بڑھ کر سیرت نگار تھے۔ سید سلیمان ندوی کے الفاظ میں شاعری توان کا تفریحی مشغلہ تھا لیکن اس کے باوجود وہ بہترین شاعر بھی تھے[2]۔ آپ 1857ء میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم مولانا محمد فاروق چڑیا کوٹی[3] سے حاصل کی۔ کچھ عرصہ جونپور کے مدرسہ حنفیہ میں بھی تعلیم حاصل کی اور بعد ازاں لاہور میں مولانا فیض الحسن سے عربی زبان وادب کی تعلیم حاصل کی۔ جب علی گڑھ کالج کو ایک اچھے ادیب اور مدرس کی ضرورت پڑی تو علامہ شبلی نعمانی نے علی گڑھ میں تدریس شروع کی۔ سرسید احمد خان نے انہیں اپنی کوٹھی کے احاطے میں ہی رہائش گاہ مہیا کی اور اکثر کھانا بھی ساتھ ہی کھاتے۔ دونوں بزرگ ایک دوسرے کے علمی کمالات کے بے حد معترف تھے۔ سید صاحب علامہ کے مشوروں کو بے حد اہمیت دیتے جبکہ علامہ شبلی نے سید صاحب کے حوالہ سے ایک نظم "صبح امید" لکھی، جس میں سرسید کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس دوران ہی انہوں نے شہرہ آفاق کتب "المامون" اور "الفاروق" تحریر کیں۔ ترکی سے واپسی پر سفر نامہ بھی لکھا۔ بعد ازاں انہوں نے علی گڑھ کالج چھوڑ کر ندوۃ العلماء[4] میں شرکت کی۔ اس دوران انہوں نے علم الکلام، الکلام، سوانح مولانا روم، الغزالی، اورنگ زیب پر ایک نظر، شاعری میں موازنہ انیس و دبیر، فارسی شاعری کی تاریخ اور منہج پر نہایت بہترین کتاب "شعر العجم" کی پانچ جلدیں اور سب سے اہم کتاب سیرت الرسول ﷺ کی دو جلدیں تحریر کیں۔ ان کی وصیت کے مطابق مولانا حمید الدین فراہیؒ اور مولوی سلیمان ندویؒ میں سے موخر الذکر نے سیرت النبی ﷺ کی بقایا تین جلدیں مکمل کیں۔ سید سلیمان ندوی نے ہی "مقالات شبلی" بھی مرتب کی۔ عثمان پاشا کی سفارش پر آپ کو تمغہ مجیدیہ عطا ہوا اور برٹش حکومت نے شمس العلماء کا خطاب دیا۔[5]

مولانا شبلی نعمانیؒ، مولانا حمید الدین فراہیؒ اور مولانا فیض الحسن سہارنپوریؒ کی کاوشوں سے مکتبہ فراہی کا بھی آغاز ہوا۔ مدرسۃ الاصلاح اعظم گڑھ سے تفسیر القرآن بالقرآن اور نظم قرآن کے حوالہ سے کام ہوا۔ مولانا شبلی نعمانیؒ اپنے دو شاگردوں مولانا حمید الدین فراہی جو ان کے ماموں زاد بھائی بھی تھے اور سید سلیمان ندویؒ پر ہمیشہ فخر کرتے تھے۔ نظم قرآن اور تفسیر قرآن بالقرآن کے کام کو مولانا حمید الدین فراہیؒ کے بعد مدرسۃ الاصلاح نے آگے بڑھایا جن میں ایک اہم نام مولانا امین الاحسن اصلاحیؒ کا بھی ہے۔ علامہ شبلی نعمانی نے 1914ء میں وفات پائی۔[6]

- **شبلی واقبال کے چند علمی و فکری اشتراکات:**

1) علامہ شبلی نعمانی اور علامہ محمد اقبال دونوں کی شاعری میں قرآنی احکام، تلمیحات اور اثرات جابجا موجود ہیں، دونوں شاعروں کے اشعار میں قرآنی آیات اور عربی تراکیب کا استعمال کثرت سے ہے۔
2) علامہ شبلی نعمانی ایک مستند عالم دین ہونے کی وجہ سے عربی زبان پر مکمل عبور رکھتے تھے جبکہ اقبال بھی گورنمنٹ کالج لاہور اور اورینٹل کالج لاہور میں عربی پڑھانے کا اعزاز رکھتے ہیں۔[7]
3) علامہ شبلی نعمانی اور علامہ محمد اقبال دونوں نے مغرب کی تقلید کی بجائے اسلامی تعلیمات کو جدید زمانے کے تناظر میں پیش کرنے کی کاوش کی۔[8]
4) علامہ شبلی نعمانی نے سیرت النبی ﷺ لکھ کر جبکہ علامہ محمد اقبال نے اپنی شاعری میں عشق رسول پر لکھ کر رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اظہار کیا۔
5) علامہ شبلی نعمانی فقہ اور عقائد کی جدید تشریح کے زبردست حامی تھے، علامہ محمد اقبال بھی نئے زمانہ میں اجتہاد کے زبردست قائل تھے۔ جس کا تصور انہوں نے "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" میں پیش کیا۔
6) علامہ شبلی نعمانی اور علامہ محمد اقبال دونوں خواتین کی تعلیم و تربیت کے حامی تھے تاکہ ایک بہتر معاشرہ پا سکے۔
7) علامہ محمد اقبال نے مغرب کے جمہوری نظام پر کھل کر تنقید کی جس کا تفصیل سے ذکر میں نے اپنے ایک مقالہ میں کیا ہے۔[9] علامہ شبلی نعمانی نے بھی مغرب کے جمہوری نظام پر کھل کر تنقید کی۔[10]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

8) علامہ محمد اقبال مولانا روم کو اپنا مرشد تسلیم کرتے تھے اور شاعری میں پیر رومی کہہ کر مخاطب کیا، علامہ شبلی نعمانی نے بھی "سوانح مولانا روم" لکھ کر ان سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

9) دونوں مفکرین نے جغرافیائی حدود سے بالاتر "امت واحدہ" کے کاوشیں کیں، جن کی علم ان دونوں بزرگوں کی تعلیمات سے ہوتا ہے۔ یہ دونوں شخصیات اپنی جداگانہ حیثیت کے باوجود ایک ہی مقصد یعنی "احیائے اسلام " کے لیے کوشاں تھیں، جس کی بنیاد علم، تاریخ اور جدوجہد پر تھی۔

10) علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب "علم الکلام" جبکہ علامہ محمد اقبال نے خطبات میں مذہب اور جدید سائنس وفلسفہ کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کاوشیں کیں۔

11) تاریخ میں ایک جرمن خاتون عطیہ فیضی کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ وہ علامہ شبلی نعمانی اور علامہ محمد اقبال دونوں کے دبستانِ علم سے فیض یافتہ تھیں اور ان دونوں عظیم شخصیات کی شاگرد رہیں اور ان سے علم حاصل کیا۔ مولانا شبلی نعمانی انہیں "زہرا" کہتے تھے اور ان کے علم وفضل کی تعریف کرتے تھے۔[11] عطیہ فیضی سے اقبال کی ملاقات یورپ میں ہوئی تھی اور وہ بھی ان کی علمی گفتگو سے بہت متاثر تھے۔ عطیہ فیضی کے نام آپ کے بہت سے خطوط بھی ملتے ہیں جو "اقبال بنام عطیہ فیضی" کے نام سے شائع بھی ہو چکے ہیں۔[12]

- **کلیاتِ شبلی میں قرآنی احکام، تلمیحات واثرات:**

سید سلیمان ندوی نے ان کی اردو شاعری کو چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا: آغاز سے 1882ء تک۔ جب وہ علی گڑھ کالج گئے ہیں۔

دوسرا: علی گڑھ کے قیام کا زمانہ، 1898ء تک۔

تیسرا: حیدر آباد کا زمانہ اور کچھ لکھنو کا یعنی 1901ء سے 1908ء تک۔

چوتھا: 1908ء تا 1914ء یعنی وفات تک۔[13]

ذیل میں علامہ شبلی نعمانی کی شاعری سے قرآنی احکام، تلمیحات واثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

- کلیم طور پہ کرتے تھے عرض قوم کا حال   تو آپ شملہ پہ کچھ حال قوم کا کہیے[14]

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو طور پہاڑ پر اپنی قوم کا حال بیان کرتے لیکن مسلمان سربراہان شملہ کانفرنس میں اپنی قوم کا حال سنانے سے عاری ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا ہے۔

وَ مَاۤ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰى(83) قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِیْ وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى(84) قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ(85)۔[15]

اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے موسیٰ۔ عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔ فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا۔

- نص قرآں سے مسلمان ہیں بھائی بھائی   اس اخوت میں خصوصیت اعمام نہیں[16]

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ[17]۔"

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔"

"وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪-وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ-[18]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔

- یہ زمیں ہے وہی قربان گہ اسماعیل　　فدیہ نفس ہے خود دین خلیلی کا شعار[19]

اس شعر میں قرآن کریم میں مذکور اس واقعہ کی جانب اشارہ کیا گیا ہے!

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰىؕ-قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘-سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ(102) فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِۚ (103)وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُۙ (104) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَاۚ-اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ(105) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ(106) وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ(107)۔ [20]

پھر جب وہ اس کے ساتھ کوشش کرنے کے قابل عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ تو جب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکا دی اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ)۔ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بیشک یہ ضرور کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے اسماعیل کے فدیے میں ایک بڑا ذبیحہ دیدیا۔

- تیرے بازار میں وہ یوسف گم گشتہ ملا　　جس کا مشتاق خود یوسف کنعانی ہے (ص71)
- وہ برادر کہ مرا یوسف کنعانی تھا　　وہ کہ مجموعہ ہر خوبی انسانی تھا (ص109)

اپنے حقیقی بھائی کی وفات پر شبلی نے ایک طویل مرثیہ لکھا، جس میں انہوں نے اپنے بھائی کی تشبیہ حضرت یوسف علیہ السلام سے دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا طویل قصہ قرآن کریم کی سورہ یوسف نمبر 12 میں بیان ہوا ہے۔

- وارثِ عدل پیمبر عمر ابن الخطاب　　پیچ تھی جن کے لئے منزلتِ تاج و سریر

مجمع عام میں لوگوں سے انہوں نے یہ کہا　　مہر باندھو نہ زیادہ کہ ہے یہ بھی تبذیر

جس قدر تم کو ہو مقدور ہیں تک باندھو　　حکم یہ عام ہے سب کو امرا ہوں کہ فقیر

ایک بڑھیا نے وہیں ٹوک کے فوراً یہ کہا　　تجھ کو کیا حق ہے جو تو کرتا ہے ایسی تقریر

صاف قرآن میں قنطار کا لفظ آتا ہے　　تجھ کو کیا حق ہے کہ اس لفظ کی کردے تغییر

لاکھ تک بھی ہو تو کہہ سکتے ہیں اس کو قنطار　　تھا یہ اک وزن کہ اس وزن کی یہ ہے تعبیر

سرنگوں ہو کے کہا حضرت فاروق نے آہ　　میں نہ تھا اس سے جو واقف تو یہ میری تقصیر[21]

جب دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حق مہر کی زیادہ سے زیادہ رقم مقرر کرنا چاہی تو مدینہ کی ایک بوڑھی خاتون نے آپ کی توجہ مندرجہ ذیل آیت کی جانب کرائی۔

"وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍۙ-وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـا-اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا[22]۔'

"اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اُسے ڈھیروں مال (قنطار) دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے۔"

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

- لے دے کے رہ گیا تھا سہارا بس آپ کا　　　یہ جسم مردہ منتظر نفخ صور تھا[23]

قیامت میں پہلی مرتبہ صور پھونکنے پر تمام مخلوقات فنا ہو جائیں گی اور دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام مردہ جسم زندہ ہو جائیں گے۔ مندرجہ بالا شعر میں شبلی کا اشارہ اس جانب ہے۔

- خود آپ اپنے ہاتھ سے کھائی ہے گو شکست　　　کہتے ہیں پھر یہ فتح مبین یادگار ہے

شبلی نے مندرجہ بالا شعر میں فتح مبین کا قرآنی لفظ استعمال کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو فتح مبین قرار دیا تھا۔

"اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا[24]."

"بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرما دیا۔"

- کوئی آوارہ وطن تند مزاج　　　صحن مسجد میں تھا آلودہ خواب

پاؤں ان کا ٹھوکا جو لگا　　　جاگ اٹھا اور کیا ان سے خطاب

خبر ہے کیا کوئی مجنون ہے تو　　　یا کہ کچھ ہے تیری آنکھوں پہ حجاب

ہنس کے فرمایا کہ مجنون نہیں　　　کچھ نہیں مجھ میں جنون کے اسباب

ہاں مگر ہو گئی مجھ سے تقصیر　　　آپ سے عفو کا طالب ہوں جناب

چوبداروں نے کیا اس کو اسیر　　　چاہتے یہ تھے کہ دیں اس کو جواب

آپ نے روک دیا ان کو وہیں　　　پھر کیا ان سے یہ آہستہ خطاب

اس نے اک بات فقط پوچھی تھی　　　جو مناسب تھا دیا میں نے جواب

بات قطعی تو نہیں اس نے کی　　　پوچھتا کچھ نہیں شایان عتاب

اتنی سی بات پہ یہ جوش و غضب　　　اتنی سی بات پہ یہ خشم و عتاب

بے کسوں کو میں ستاؤں کیوں کر　　　مجھ کو دینا ہے قیامت میں جواب[25]

ان اشعار میں حضرت عمر بن عبد العزیز جو اپنے وقت میں دنیا کے تین بڑے براعظم کے زیادہ ترحصے کے خلیفہ تھے ان کی تواضع اور عاجزی کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں عاجزی اور تواضع اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

- خلیل اللہ سے مہمان نوازی جن کو پہنچی ہے　　　ہزاروں کوس سے آ کے وہ اس گھر میں مہماں ہیں

فقط اک جذبہ قومی انہیں واں کھینچ لایا ہے　　　جہاں زور حکومت ہے، نہ حاجب ہیں نہ دربان ہیں

ہماری خدمتوں کا وہ اٹھانے آئے ہیں احسان　　　کہ اسلامی جماعت پر ہزاروں جن کے احسان ہیں

ہنر میں، علم میں، اخلاق میں اور شرافت میں　　　یہی وہ صورتیں ہیں جن پہ ہم تم، آج نازاں ہیں

خدا نے ان کو بخشی ہے حکومت اور سطوت بھی　　　کہ جسم سلطنت کے یہ جوارح اور ارکان ہیں

مگر ان کو کسی عزت پہ نازش ہے تو اس پر ہے　　　کہ یہ اسلام کے ہیں نام لیوا اور مسلمان ہیں

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

نہ عہدوں کا تفاوت ہے، نہ کچھ حفظ مراتب ہے
یہاں جس سادگی سے یہ شریک بزم اخوان ہیں

معمر بھی ہیں ان میں، نوجوان بھی اور کمسن بھی
مگر شان اخوت میں، مدارج سب کے یکساں ہیں

یہ وہ ہیں جن میں ہے اسلام کا اب تک اثر باقی
یہ وہ ہیں جن میں جوہر نسل عدنانی کے پنہاں ہیں[26]

محمڈن ایجو کیشنل کانفرنس میں مسلم ریاستوں کے سربراہوں کی مہمان نوازی کی گئی۔ اس مہمان نوازی کی مثال شبلی نے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت سے دی۔

"فَرَاغَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ۔ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ۔ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةًؕ-قَالُوْا لَا تَخَفْؕ-وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ[27]۔"

"پھر جلدی سے اپنے گھر کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے کی سجّی لے آئے۔ پھر اسے ان کے سامنے پیش کر دیا، فرمانے لگے: کیا تم نہیں کھاؤ گے۔ پھر اُن (کے نہ کھانے) سے دل میں ہلکی سی گھبراہٹ محسوس کی۔ وہ (فرشتے) کہنے لگے: آپ گھبرائیے نہیں، اور اُن کو علم و دانش والے بیٹے (اسحاق علیہ السلام) کی خوشخبری سنادی۔"

- بدر میں معرکہ آرا جو ہوا لشکر کفر
  عتبہ ابن ربیعہ تھا امیر العسکر

  سب سے پہلے وہی میدان میں بڑھا تیغ بکف
  ساتھ اک بھائی تھا اور پہلو میں پسر

  اس طرح اس نے مبارز طلبی کی پہلے
  مرد میداں کوئی تم میں ہو تو نکلے باہر

  سن کے یہ لشکر اسلام سے نکلے پیہم
  تین جانباز کہ ایک ایک تھا اس کا ہم سر

  سامنے آئے جو یہ لوگ تو عتبہ نے کہا
  کس قبیلہ سے ہو کیا ہے نسب جد و پدر

  بولے ہم وہ ہیں کہ ہے نام ہمارا انصار
  ہم میں شیدائی اسلام ہے ہر فرد و بشر

  جان نثاران رسول عربہ ہیں ہم لوگ
  اک اشارہ ہو تو ہم کاٹ کے رکھ دیتے ہیں سر

  بولا عتبہ کہ بجا کہتے ہو جو کہتے ہو
  مگر افسوس کہ مغرور ہے اولاد مفر

  تم سے لڑنا ہو تو ہمارے لیے ہے یہ عار
  کہ نہیں تیغ قریشی کے سزاوار یہ سر

  کہہ کے یہ سرور عالم سے کیا اس نے خطاب
  اے محمد یہ نہیں شیوہ ارباب ہنر

  جنگ ناجنس سے معذور ہیں آل قریش
  بھیج ان کو جو ہوں رتبے میں ہمارے ہم سر

  آپ کے حکم سے انصار پھر آئے صف میں
  حمزہ و حیدر کرار نے لی تیغ و سپر

  ان سے عتبہ نے جو پوچھا نسب و نام و نشان
  بولے یہ لوگ کہ ہاشم کے ہیں ہم لخت جگر

  بولا عتبہ کہ نہیں جنگ سے اب ہم کو گریز
  آؤ اب تیغ قریشی کے دکھائیں جوہر

  یا یہ حالت تھی کہ تلوار بھی طالب کفر
  یا مساوات اسلام کے پھیلا یہ اثر

  بارگاہ نبوی کے جو موذن تھے بلال
  کر چکے تھے جو غلامی میں کئی سال بسر

  جب یہ چاہا کہ کریں عقد مدینے میں کہیں
  جا کے انصار و مہاجر سے کہا کھل کر

  میں غلام حبشی اور حبشی زادہ بھی ہوں
  یہ بھی سن لو کہ مرے پاس نہیں دولت و زر

  ان فضائل پہ مجھے خواہش تزویج بھی ہے
  ہے کوئی جس کو نہ ہو میری قرابت سے حذر

  گردنیں جھک کے یہ کہتی تھیں دل سے منظور
  جس طرف اس حبشی زادہ کی اٹھتی تھی نظر

عہد فاروق میں جس دن کہ ہوئی ان کی وفات — یہ کہا حضرت فاروق نے بادیدہ تر

اٹھ گیا آج زمانہ سے ہمارا آقا — اٹھ گیا آج نقیب حشم پیغمبر[28]

اس نظم میں مساوات اسلامی اور اخوت اسلامی کی بہترین مثال دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی بدولت عربوں میں جہالت ختم ہوئی اور وہ اس قدر اچھے انسان بن گئے کہ حضرت بلال حبشی کو اوس وخزرج کے معزز سردار بھی اپنی بیٹیوں کے رشتے دینے کے لئے تیار تھے اور خلیفہ وقت انہیں ہمارے آقا کہہ کر پکارتے تھے۔

"یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا-اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ-اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ[29]۔"

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ الوداع کے موقع پر فرمایا!

"کُلُّکُم مِن آدَم وَ آدم مِن تُراب، اَلا لا فَضلَ لِعَرَبِی عَلی العَجمِی وَلا عَجمِی عَلی العَربی وَلا اَحمَر عَلی الاَسوَد وَلا اَسوَد علی الاَحمَر اِلّا بَالتَّقوی، اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَاللہِ اَتقَاکُم۔[30]"

"تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے تھے، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور کسی سرخ کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقویٰ کے، بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔"

"یَا اُیُّھَاالنَّاس اَلَا اِنَّ رَبَّکُم وَاحِد وَ اِنَّ اَبَاکُم وَاحِد اَلَا لَا فَضلَ لِعَرَبِی عَلی العَجمِی وَلا عَجمِی عَلی العَربی وَلا اَحمَر عَلی الاَسوَد وَلا اَسوَد علی الاَحمَر اِلَّا بِالتَّقوی۔[31]"

"اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تم سب ایک باپ (آدم) کی اولاد ہو، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور کسی سرخ کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقویٰ کے، بے شک تم میں سے اللہ نزدیک عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔"

- عام الرمادہ کہتے ہیں جس کو عرب میں لوگ — عہد خلافت عمری کا وہ سال تھا
اس سال قحط عام تھا کہ ملک میں — لوگوں کو بھوک پیاس سے جینا محال تھا
پانی کی ایک بوند نہ ٹپکی تھی ابر سے — ہر خاص وعام سخت پراگندہ حال تھا
اعراب کی بسر حشرات زمیں پہ تھی — سب اُٹھ گیا جو فرق حلال وحرام تھا
تشویش سب سے بڑھکر جناب عمر کو بھی — ہر دم اسی کی فکر اسی کا خیال تھا
تدبیر لاکھ کی تھی مگر رک سکا نہ قحط — گو انتظام ملک میں ان کو کمال تھا
معمول تھا جناب عمر کا کہ متصل — کرتے تھے گشت رات کا سونا بحال تھا
ایک دن کا واقعہ ہے کہ پہنچے جو دشت میں — کوسوں تلک زمین پہ خیموں کا جال تھا
بچے کئی تھے ایک ضعیفہ کی گود میں — جن میں کوئی بڑا تھا کوئی خورد سال تھا
دیکھا جو اس کو یہ کہ پکاتی ہے کوئی چیز — جاتا رہا جو طبع حزیں پر ملال تھا
سمجھے کہ اب وہ ملک کی حالت نہیں رہی — کم ہو چلا ہے قحط کو جو اشتعال تھا
پوچھا خود اس سے جا کے تو رونے لگی وہ — کیا آپ کو غذا کا بھی یاں احتمال تھا

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

بچے یہ تین دن سے تڑپتے ہیں خاک پر
میں کیا کہوں زبان سے جو ان کا حال تھا

مجبور ہو کے ان کے بہلنے کے واسطے
پانی چڑھا دیا ہے یہ اس کا ابال تھا

ان سے یہ کہدیا ہے کہ اب مطمئن رہو
کھانا یہ پک رہا ہے اسی کا خیال تھا

بے اختیار رونے لگے حضرت عمر
بولے کہ یہ مرے ہی کئے کا وبال تھا

جو کچھ ہے یہ سب ہے مری شامتِ عمل
از بس گناہگار مرا بال بال تھا

بازار جا کے لائے سب اسباب آب و نان
جو زخم قحط کا سبب اندمال تھا

چولھے کے پاس بیٹھ کے خود پھونکتے تھے آگ
چہرہ تمام آگ کی گرمی سے لال تھا

بچوں نے پیٹ بھر کے کھایا تو کھل اُٹھے
ایک ایک اب تو فرط خوشی سے نہال تھا

تھی وہ زن ضعیف سراپا زبان شکر
یاں حضرت عمر کو وہی انفعال تھا

عہد ہو عمر کو یہ جو ملا تجھ سے چھین کر
جو کچھ گزر رہا ہے یہ اس کا وبال تھا[32]

شبلی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد کا نہایت عمدہ واقعہ نظم کی صورت میں بیان کیا ہے، جس سے قرآن و سنت کی تعلیمات کے نتیجہ میں عہد خلفائے راشدین کا سنہرا دور ہمارے سامنے عیاں ہوتا ہے۔

- ایک دن حضرت فاروق نے ممبر پہ کہا
میں تمہیں حکم جو کچھ دوں تو کرو گے منظور

ایک نے اُٹھ کے کہا یہ کہ مانیں گے کبھی
کہ ترے عدل میں ہمکو نظر آتا ہے فتور

چادریں مال غنیمت میں جو اب کے آئیں
صحن مسجد میں وہ تقسیم ہوئیں سب کے حضور

ان میں ہر ایک کے حصہ میں فقط ایک آئی
تھا تمہارا بھی وہی حق کہ یہی ہے دستور

اب جو یہ جسم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس
یہ اسی لوٹ کی چادر سے بنا ہو گا ضرور

مختصر تھی وہ ردا اور ترا قد ہے دراز
ایک چادر میں ترا جسم نہ ہو گا مستور

اپنے حصے سے زیادہ جو لیا تو نے تو اب
تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور

گرچہ وہ حد مناسب سے بڑھا جاتا تھا
سب کے سب مہر بہ لب تھے چہ اناث وچہ ذکور

روک دے کوئی کسی کہ یہ نہ رکھتا تھا مجال
نشہ عدل و مساوات میں سب تھے مخمور

اپنے فرزند سے فاروق معظم نے کہا
تم کو ہے حالت اصلی کی حقیقت پہ عبور

تم ہی دے سکتے ہو اسکا مری جانب سے جواب
کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں مرا رب غفور

بولے یہ ابن عمر سب سے مخاطب ہو کر
اس میں کچھ والد ماجد کا نہیں جرم قصور

ایک چادر میں جو پورا نہ ہوا ان کا لباس
کر سکی اس کو گوارا نہ میری طبع غیور

اپنے حصہ کی یہ بھی میں نے انھیں چادر دیدی
واقعہ کی یہ حقیقت ہے کہ جو تھی مستور

نکتہ چیں نے یہ کہا اٹھ کے اے فاروق
حکم دے ہمکو کہ اب ہم اسے مانیں گے ضرور[33]

خلافت راشدہ کا نہایت عمدہ واقعہ شبلی نے نظم کی صورت میں بیان کیا ہے۔ اس واقعے سے علم ہوتا ہے کہ خلافت راشدہ میں کس قدر شخصی آزادی حاصل تھی اور عدل و انصاف کا دور دورہ تھا۔ ایک عام انسان اور خلیفہ وقت برابر تھے۔ قرآن و سنت میں عدل و انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

"اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ-وَ اِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ-اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ-اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا[34]۔"

"بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔"

- ہند تھی پردہ نشین حرم بوسفیاں — لقب ہند جگر خوار سے جو ہے مشہور
بارگاہِ نبوی میں وہ ہوئی جب حاضر — اس ارادہ سے کہ ہو داخل ارباب حضور
عرض کی خدمت اقدس میں کہ اے ختم رسل — دین اسلام ہے مجھ کو بدل و جان منظور
آپ ہم پردہ نشینوں سے جو بیعت لیں گے — کون سے کام ہیں جن کا برتنا ہے ضرور
آپ نے لطف و عنایت سے یہ ارشاد کیا — پہلی یہ بات کہ شائبہ شرک سے دور
دوسری یہ کہ نبوت کا ہے لازم اقرار — بولی ان باتوں سے انکار نہیں مجھکو حضور
پھر یہ ارشاد ہوا منع ہے اولاد کا قتل — اس شقاوت سے ہر اک شخص کو بچنا ہے ضرور
عرض کی اس نے کہ اے شمع شبستان رسل — یہ وہ موقع ہے کہ عاجز ہے یہاں فہم و شعور
میں نے اولاد کو پالا تھا بڑی محنت سے — میں انھیں آنکھ میں رکھتی تھی کہ تھے آنکھ کا نور
بدر میں قتل انہیں حضرت والا نے کیا — ہم سے کیا عہد اب اس بات کا لیتے ہیں حضور
اگرچہ یہ سوٗادب تھا غلطی پر مبنی — گرچہ یہ بات تھی خود شیوہ انصاف سے دور
اسکی اولاد نے خود جنگ میں کی تھی سبقت — لڑکے مارا جائے کوئی تو یہ کس کا ہے قصور
لیکن آزادہ افکار تھی از بسکہ پسند — آپ نے فرط کرم سے اسے رکھا معذور[35]

مندرجہ بالا نظم میں رسول اللہ ﷺ کے حلم و عفو کا نہایت خوبصورت واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

- کافروں نے یہ کیا جنگ احد میں مشہور — کہ پیمبر بھی ہوئے کشتہ شمشیر دودم
ہو کے مشہور مدینے میں پہنچی یہ خبر — ہر گلی کوچہ تھا ماتم کدہ حسرت و غم
ہو کے بیتاب گھروں سے نکل ائے باہر — کودک و پیر و جوان و خدم و خیل و حشم
وہ بھی نکلیں کہ جو تھیں پردہ نشینان و عفاف — جن میں تھیں سیدہ پاک بھی بادیدہ نم
ایک خاتون کہ انصار کے نام سے تھیں — سخت مضطر تھیں نہ تھی ہوش و حواس اُنکے بہم
موقع جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں نے کہا — کیا کہیں تجھ سے کہ کہتے ہوئے شرماتے ہیں ہم
تیرے بھائی نے لڑائی میں شہادت پائی — تیرے والد بھی ہوئے کشتہ شمشیر ستم
سب سے بڑھکر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید — گھر کا گھر صاف ہوا ٹوٹ پڑا کوہِ الم
اُس عفیفہ نے یہ سب سن کے کہا تو یہ کہا — یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہ امم
سب نے دی اُسکو بشارت کہ سلامت ہیں حضور — گرچہ زخمی ہیں سر و سینہ و پہلے و شکم

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

بڑھ کے اُسنے رُخِ اقدس کو جو دیکھا تو کہا — تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رنج والم
میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا — اے شہ دیں ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم[36]

غزوہ احد میں جب رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی خبر پھیلی تو یہ صحابہ کرام کے لئے ایک امتحان کی گھڑی تھی۔ غزوہ احد کے واقعات کو قرآن کریم میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی سورہ آل عمران کی آیت نمبر 139 تا 174 غزوہ بدر کے واقعات اور مضمر حکمتیں نہایت تفصیل سے بیان ہوئی ہیں، جن میں مومنوں کے لئے بہت سے اسباق موجود ہیں۔

- *خلاصہ مباحث:*

علامہ شبلی نعمانی معروف مورخ، تنقید نگار، سیرت نگار، محقق اور شاعر تھے۔ آپ ایک مستند عالم دین تھے۔ آپ نے علی گڑھ میں سر سید احمد خان کی سر پرستی میں ایک عرصہ بطور استاد کام کیا۔ علی گڑھ کے بعد ندوۃ العلماء اور مدرسۃ الاصلاح جیسے اداروں کی تعمیر و ترقی میں بھی آپ کا نمایاں کردار تھا۔ آپ کے معروف شاگردوں میں مولانا امین احسن اصلاحی جنہوں نے تدبر القرآن تحریر کی اور سید سلیمان ندوی شامل ہیں۔ زیر نظر مضمون میں نہ صرف علامہ شبلی نعمانی کی شاعری میں قرآنی احکام، تعلیمات اور تلمیحات کا جائزہ لیا گیا ہے بلکہ شبلی اور اقبال کے مشترکات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ علامہ شبلی نعمانی اور علامہ محمد اقبال دونوں کی شاعری میں قرآنی احکام، تلمیحات اور اثرات جابجا موجود ہیں، دونوں شاعروں کے اشعار میں قرآنی آیات اور عربی تراکیب کا استعمال کثرت سے ہے۔ علامہ شبلی نعمانی اور علامہ محمد اقبال دونوں نے مغرب کی تقلید کی بجائے اسلامی تعلیمات کو جدید زمانے کے تناظر میں پیش کرنے کی کاوش کی۔ علامہ محمد اقبال مولانا روم کو اپنا مرشد تسلیم کرتے تھے اور شاعری میں پیر رومی کہہ کر مخاطب کیا، علامہ شبلی نعمانی نے بھی "سوانح مولانا روم" لکھ کر ان سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ دونوں مفکرین نے جغرافیائی حدود سے بالاتر "امت واحدہ" کے کاوشیں کیں، جن کی علم ان دونوں بزرگوں کی تعلیمات سے ہوتا ہے۔ یہ دونوں شخصیات اپنی جداگانہ حیثیت کے باوجود ایک ہی مقصد یعنی "احیائے اسلام " کے لیے کوشاں تھیں، جس کی بنیاد علم، تاریخ اور جدوجہد پر تھی۔ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب "علم الکلام" جبکہ علامہ محمد اقبال نے خطبات میں مذہب اور جدید سائنس و فلسفہ کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کاوشیں کیں۔ سید سلیمان ندوی نے ان کی اردو شاعری کو چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا: آغاز سے 1882ء تک۔ جب وہ علی گڑھ کالج گئے ہیں۔ دوسرا: علی گڑھ کے قیام کا زمانہ، 1898ء تک۔ تیسرا: حیدر آباد کا زمانہ اور کچھ لکھنو کا یعنی 1901ء سے 1908ء تک۔ چوتھا: 1908ء تا 1914ء یعنی وفات تک۔ شبلی کی شاعری میں قرآنی احکام، آیات، تلمیحات اور عربی تراکیب کثرت سے ملتی ہیں۔ کلیات شبلی میں قومی مسدس، بھائی کی وفات پر مرثیہ، اظہار قبول حق، لیگ مع سوٹ ایبل، یونیورسٹی اور الحاق، یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس لکھنؤ، خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا انصاف، دعوتِ عمل، مساوات اسلام، خلافت فاروقی کا ایک واقعہ، عدل فاروقی کا ایک واقعہ، ایک خاتون کی آزادانہ گستاخی اور رسول اللہ کا حلم وعفو، تنزل اسلام کا اصلی سبب، ہجرت نبوی، ایثار کی اعلیٰ ترین نظیر اور آنحضرت ﷺ کی غربانوازی کے عنوانات کے تحت شاعری میں قرآنی احکام، تلمیحات اور اثرات نہایت واضح ہیں۔

- *نتائج:*

- علامہ شبلی نعمانی اور علامہ محمد اقبال دونوں کی شاعری میں قرآنی احکام، تلمیحات اور اثرات جابجا موجود ہیں، دونوں شاعروں کے اشعار میں قرآنی آیات اور عربی تراکیب کا استعمال کثرت سے ہے۔
- علامہ شبلی نعمانی اور علامہ محمد اقبال دونوں نے مغرب کی تقلید کی بجائے اسلامی تعلیمات کو جدید زمانے کے تناظر میں پیش کرنے کی کاوش کی۔ دونوں مفکرین نے جغرافیائی حدود سے بالاتر "امت واحدہ" کے کاوشیں کیں، جن کی علم ان دونوں بزرگوں کی تعلیمات سے ہوتا ہے۔ یہ دونوں شخصیات اپنی جداگانہ حیثیت

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

کے باوجود ایک ہی مقصد یعنی "احیائے اسلام " کے لیے کوشاں تھیں، جس کی بنیاد علم، تاریخ اور جدوجہد پر تھی۔ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب "علم الکلام" جبکہ علامہ محمد اقبال نے خطبات میں مذہب اور جدید سائنس وفلسفہ کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کاوشیں کیں۔

شبلی کی شاعری میں قرآنی احکام، آیات، تلمیحات اور عربی تراکیب کثرت سے ملتی ہیں اور اسی طرح اقبال کی شاعری میں بھی قرآنی احکام، آیات، تلمیحات اور عربی تراکیب کثرت سے موجود ہیں۔

- **تجاویز وسفارشات:**
- شبلی کی سیرت النبی ﷺ اور اقبال کی نعت گوئی کو ایک ہی وقت میں نصاب کا حصہ ہونا چاہیئے تاکہ طلباء اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ نثر میں شبلی کی سیرت رسول ﷺ اور نعتیہ اشعار میں اقبال کا عشق ایک ہی قرآنی فکر ہے۔
- محققین کو چاہیے کہ وہ اقبال اور شبلی کی قرآنی فکر سے استفادہ کرتے ہوئے عہد حاضر کے مسائل جیسے انسانی حقوق، حقوقِ خواتین، اقتصادی انصاف جیسے مسائل کا حل بیان کریں۔
- عموماً اقبال پر بہت کام ہوا ہے لیکن شبلی کی اردو اور فارسی شاعری کی فکری جہات تشنہ ہیں۔ سفارش کی جاتی ہے کہ شبلی کے کلام پر "فکری جہات" کے حوالے سے خصوصی سیمینارز اور کانفرنسز منعقد کی جائیں تاکہ ان کا مرتبہ بطور "حکیم الامت کے پیش رو" کے طور پر واضح ہو سکے۔

حوالہ جات:

---

[1]۔ عبدالحلیم شرر (1860ء تا1926ء) برصغیر کے ایک انتہائی معروف اردو ادیب اور صحافی تھے۔ ناول نگاری میں انھوں نے خصوصی شہرت حاصل کی۔ بہت سے اخبارات اور رسائل سے وابستہ رہے جن میں سے بیشتر انھوں نے خود جاری کیے۔ آپ کی تصانیف میں فتنہ حسن بن صباح اور قلعہ الموت پر تحریر کردہ "فردوس بریں" کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔

[2]۔ سید سلیمان ندوی، کلیات شبلی اردو، دیباچہ، دار المصنفین اعظم گڑھ، 2007، ص1۔

[3]۔ مولانا فاروق چڑیاکوٹی؛ ایک عالم دین تھے جو معتزلی عقائد کے سخت خلاف تھے۔ آپ کا تعلق ہندوستان کے علاقہ چڑیاکوٹ سے تھا۔

۔ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، بھارت میں واقع ایک اسلامی ادارہ ہے۔ اسے 26 ستمبر 1898ء کو علمائے کرام کی کونسل ندوۃ العلماء نے قائم کیا تھا۔ یہ تعلیمی ادارہ پوری دنیا سے مسلم طلبہ کی ایک بڑی تعداد کا مرجع ہے۔ ندوۃ العلماء نے اہل سنت والجماعت کے مسالک کے علما وطلبہ کی ایک بڑی تعداد کو تیار کیا ہے۔

[5]۔ مولانا شبلی نعمانی، مجموعہ نظم شبلی اردو مع سوانح عمری از قلم مولانا عبدالحلیم شرر، مرتب سید ظہور الحسن، مہتاب پریس دہلی، 1921، ص48 تا55۔

[6]۔ ڈاکٹر محمد طاہر اکبر، قرآنی نظم ومناسبت میں فراہی مکتب فکر کے منہج واسلوب کا علمی جائزہ، مشمولہ بیان الحکمہ، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، 2022ء، ص62 تا 81۔

[7]۔ ڈاکٹر وحید قریشی، کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور، 2002، ص۔164۔

[8]۔ سید سلیمان ندوی، حیات شبلی، الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب لاہور، 2012، ص:342۔

[9]۔ ڈاکٹر محمد طاہر اکبر، اسلامی نظامِ حکومت ومعیشت: نصوص شریعہ اور فکرِ اقبال کا تحقیقی جائزہ، مشمولہ المیثاق تحقیقی مجلہ جلد03، اکتوبر تا دسمبر 2024ء۔

[10]۔ علامہ شبلی نعمانی، مقالات شبلی، جلد اول، معارف پریس، اعظم گڑھ، 1954، ص182۔

[11]۔ سید سلیمان ندوی، حیات شبلی، الفیصل ناشران وتاجران لاہور، 2012، ص554۔

12 ۔ عطیہ فیضی، اقبال بنام عطیہ فیضی، اکیڈمی آف اسلامک کلچر کراچی، اشاعت اول:1958۔

13 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، مرتب: سید سلیمان ندوی، دیباچہ، دار المصنفین اعظم گڑھ، 2007، ص2تا5۔

14 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، ص73۔

15 ۔ طٰہ20:83، 84، 85۔

16 ۔ ص38:60۔

17 ۔ الحجرات49:10۔

18 ۔ المائدہ5:2۔

19 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، ص63۔

20 ۔ الصافات37:102تا107۔

21 ۔ مولانا شبلی نعمانی، مجموعہ نظم شبلی اردو، ص4۔

22 ۔ النساء4:20۔

23 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، ص7۔

24 ۔ الفتح48:1۔

25 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، ص19۔

26 ایضاً، ص20۔

27 ۔ الذاریات51:26 تا 28۔

28 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، ص29، 30۔

29 ۔ الحجرات49:13۔

30 ۔ پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد، خطبات حجۃ الوداع، بیت الحکمت لاہور، 2005، ص185۔

31 . احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، کتاب مرویات صحابی، باب حدثنا اسماعیل حدثنا سعید الجُریری۔۔۔ الخ، حدیث22395۔

32 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، ص30، 31۔

33 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، ص31، 32۔

34 ۔ النساء4:58۔

35 ۔ مولانا شبلی نعمانی، کلیات شبلی اردو، ص33۔

36 ۔ ایضاً، ص39، 40۔